احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ یکم اگست 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ یکم اگست 2001ء 10 جمادی الاول 1422 ہجری یکم ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 172

سخت تنبیہ

حضرت حکیمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
ہلاکت ہو اس کے لئے جو گفتگو کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے تا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو ہنسائے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب حدیث نمبر 4338)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو (-)۔ بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو گی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا۔ رلیا رام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تھا۔ میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاکخانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا۔ وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے۔ گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں۔ مگر میں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکخانوں کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا۔ مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر میں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے۔ مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی۔ ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا۔

میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں۔ میں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی۔ اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہو گئی (-) یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 636 - 637)

جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا

(حضرت مسیح موعود)

نکاح

☆ عزیزہ مکرمہ عطیۃ الحیٔ آمنہ صاحبہ بنت مکرم فاروق احمد خان صاحب لاہور کا نکاح عزیز مکرم مامون احمد خان صاحب ابن مکرم نواب مودود احمد خان صاحب (امیر جماعت احمدیہ کراچی) کے ساتھ مورخہ 22 جولائی 2001ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت فضل لندن میں پڑھا۔
دونوں عزیزان محترم ملک عمر علی صاحب کھوکھر ملتان کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ عزیزہ آمنہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ (بنت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب) اور محترم نواب عباس احمد خان صاحب (ابن حضرت نواب عبداللہ خان صاحب) کی پوتی ہیں۔ عزیز مکرم مامون احمد خان صاحب مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ (بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب) اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب (ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب) کے پوتے ہیں۔
احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆

خدمت خلق کا شاندار منصوبہ

احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت

☆ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی یہ دلی خواہش اور تڑپ ہے کہ اسے خدمت خلق کا کوئی موقعہ ملے اور جب بھی ایسا موقعہ ملتا ہے جماعت احمدیہ کے افراد والہانہ انداز میں اپنی مالی قربانیاں لے کر حاضر ہو جاتے ہیں اور آج عالمی سطح پر جماعت احمدیہ خدمت خلق کرنے والی جماعت کے طور پر معروف ہے۔
حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھی "... قوم کے ایسے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپ کے بن جائیں"
حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دور خلافت کی پہلی مالی تحریک بیوت الحمد کا اعلان فرمایا جس کا مقصد غرباء یتیموں بیوگان وغیرہ کو مکانات کی فراہمی تھا آج یہ تحریک قابل رشک خدمت خلق کا شاندار

باقی صفحہ 7 پر

حضور انور کی ڈاک کے متعلق ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 20 اپریل 2001ء میں فرمایا

میں ڈاک کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو مجھے ڈاک ملتی ہے ایک زمانہ تھا کہ وہ خلاصے بنا کر میرے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ یہ خلاصوں کا رواج اب تک پاکستان میں بھی ہے، کراچی، لاہور، وغیرہ، ربوہ اور جرمنی میں بھی ہے لیکن جو براہ راست خط مجھے ملتے ہیں وہ میں خود ضرور دیکھتا ہوں، ان کا خلاصہ نہیں بنایا جاتا۔ تو اس لئے یہ خیال کریں کہ اگر میری یہ نیت ہے کہ میں خود اپنے ہاتھ میں لے کر پڑھا کروں تو کچھ اختصار سے کام لیا کریں۔

بعض لطیفے بھی ہوتے ہیں ایک خاتون نے مجھے کوئی پندرہ بیس صفحے کا خط لکھا اور آخر پر لکھا کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے اس لئے بہت اختصار سے کام لے رہی ہوں اور آخر پر بات کچھ بھی نہیں نکلی، کچھ بھی بات نہیں تھی۔ نہ شکایتیں تھیں نہ کوئی اور ذکر۔ اپنے خاندانی حالات کا تذکرہ تھا۔ تو یہ سلوک نہ کریں کہ پھر مجھے دوبارہ خلاصوں کی طرف واپس جانا پڑے۔ اگر خلاصہ نکالنا آپ کے لئے دوبھر ہو یعنی چھوٹا خط لکھنا تو بے شک پہلے ایک لمبا خط لکھ لیا کریں، چالیس پچاس صفحے کا، اس کے بعد خود اس کو دیکھیں کہ اس میں کوئی کام کی بات ایسی ہے جو مجھے علم ہونی چاہئے۔ پھر وہ مجھے بتائیں تو آپ کے خط کا خلاصہ آپ کے ہاتھ کا نکلا ہوا مجھے پہنچ جائے گا۔

اور دوسرے یہ کہ شادی بیاہ کے جھگڑوں میں، ساس سے شکایت میں، نندوں سے شکایت میں، خاوند سے یا بیوی سے شکایت میں مجھے کوئی تفصیل نہ لکھا کریں کیونکہ جو بھی آپ تفصیل لکھیں گے وہ یکطرفہ ہے اور بڑا ظلم ہے اگر میں یک طرفہ بات سن کر اس پر اعتبار کر لوں۔ تو وہ سارے خطوط میں مجبوراً امور عامہ کو یا دوسرے اداروں کو جنہوں نے تحقیق کرنی ہے ان کی طرف مارک کر دیتا ہوں۔ وہ ان کو دیکھتے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں۔ تو کیا فائدہ اتنے لمبے خطوط لکھنے کا۔ یہ لکھا کریں کہ ہماری فلاں سے یہ ایک شکایت ہے دعا کریں کہ اللہ ہم دونوں میں سے جو غلطی پر ہے اس کو ٹھیک کر دے اور یہ شکایتیں رفع ہوں۔ اور جو اپنے شکایتی خطوط کی تفصیل ہے وہ بے شک متعلقہ ادارہ کو، باہر کی جماعتیں ہیں تو وہاں سیکرٹری امور عامہ کو یا سیکرٹری اصلاح وارشاد وغیرہ کو دے دیا کریں اور پھر وہ جو چاہیں تحقیق کرنے کے بعد خود اس تحقیق کا خلاصہ مجھے دیا کرتے ہیں اور پھر میں فیصلہ کر سکتا ہوں کہ کس فریق کی بات سچی تھی اور کس کی جھوٹی تھی۔

ایک اور بھی سلسلہ چل پڑا ہے بعض لوگوں نے کمپیوٹر میں خط ڈالے ہوئے ہیں اور ایک ہی مضمون ہے اور روزانہ کمپیوٹر سے وہ خط نکلتا ہے اور مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ اب میں پڑھ پڑھ کے حیران ہو گیا ہوں کہ اس روزانہ کے کمپیوٹر کے ڈالے ہوئے سے مجھے کیا فرق پڑے گا کیونکہ دلی جذبات تو پہنچتے نہیں کیونکہ کمپیوٹر نے ایک نوکر بن کے وہ چیز مجھے پہنچا دی ہے۔ لیکن ذرا ٹھہر ٹھہر کے آرام سے لکھا کریں اور بہتر یہی ہے کہ کمپیوٹر میں ڈالنے کی بجائے اپنے ہاتھ سے لکھا کریں یا ٹائپ کرنا ہو تو کمپیوٹر میں ٹائپ کروا لیا کریں لیکن مختصر، مطلب کی بات کریں۔ یہ نہ ہو کہ پچیس صفحے کا خط ہو اور آخر پر ہو ”آمد برسر مطلب“ کہ اتنی لمبی تحریر کے بعد اب میں اپنے مطلب کی بات بیان کرتا ہوں تو آمد برسر مطلب کو خط کے شروع میں بیان کر دیا کریں باقی خط کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

بعض لوگ ایک خط لکھ کر اس کی فوٹو کاپیاں کروا لیتے ہیں اس پر صرف تاریخ نہیں لکھتے وہ اپنے ہاتھ سے تاریخ ڈالتے ہیں گویا کہ انہوں نے ہر خط نیا لکھا ہے تو ہمیں سمجھ تو آ ہی جاتی ہے کیا فائدہ اس کا؟ اس لئے دھوکہ اسے دیں جسے دے سکتے ہیں بلکہ اس کو بھی نہ دیں۔ یہ فضول بات ہے۔ دعا کی تحریک کے لئے دل کا جذبہ ہے جو ضروری ہے اگر دل کا جذبہ کسی طرح پہنچ جائے تو خواہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ پہنچے یا مہینہ میں ایک دفعہ پہنچے اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ورنہ ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو گھنٹے میں خط میں ڈھونڈتا رہتا ہوں کہ اصل مطلب کی کیا بات ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ انشاء اللہ اصل مطلب کی بات پہلے کیا کریں گے۔ اب اس کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 جولائی 2001ء)

دنیائے فانی

نہ آنسو نہ آہیں نہ سوزِ نہانی
تری زندگی بھی ہے کیا زندگانی

بدل جائیں اب بھی جو اطوار تیرے
یہی لن ترانی ہے سوف ترانی

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

بھروسہ نہ کر عالمِ رنگ و بو پر
کہ ڈھلتی سی چھاؤں ہے دنیائے فانی

یہ صبحِ بنارس ہے شامِ غریباں
یہ شام اَودھ ہے فقط اِک کہانی

کہاں ہے وہ متھرا کا مہرِ درخشاں
کہاں ہیں وہ مرلی کی تانیں سہانی

کہاں ہیں وہ راجہ بھڑائچ کے چرچے
کہاں ہے وہ جیتو کی اب راجدھانی

کہاں ہیں وہ اجداد و اسلاف تیرے
کہاں ہیں وہ عہدِ گزشتہ کے بانی

نہ کر ناز عمر دو روزہ پہ ناداں
بڑی بے بھروسہ ہے یہ زندگانی

اٹھا دل کو اس گلشن ماسوا سے
لگا اس خدا سے جو لَو ہے لگانی

مصلح الدین راجیکی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ثریا غازی صاحبہ بنت حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب لندن

حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل

حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب کا پیدائشی نام یوگند رپال تھا۔ آپ کے والد کا نام دھنی رام اور دادا کا نام جگت رام تھا۔ آپ دودھوچک تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ کے دور افتادہ گاؤں میں 1907ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گاؤں ریاست جموں سے پانچ میل کے فاصلے پر ندی کے کنارے آباد تھا آپ کا خاندان کٹر ہندو برہمن تھا جہاں چھوت چھات سختی سے کی جاتی تھی آپ اپنے والدین کی سب سے چھوٹی اولاد تھے آپ سے بڑی ایک بہن تھیں اور بہن سے بڑے دو بھائی تھے جن میں سے ایک کا نام شمبھو ناتھ تھا۔ آپ کا خاندان کئی نسلوں سے جوتشی تھا۔ جس کی وجہ سے اردگرد کے علاقوں میں کافی مشہور تھا۔ آپ کے والد بھی جوتشی تھے۔ اباجان ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ان کے والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ آپ کے گاؤں میں مسلمان بھی تھے لیکن ہندوؤں کا زور تھا اور مسلمان مقابلۃً چھوٹی ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت اباجان نے 8 سال تک گاؤں کے سکول میں تعلیم پائی اور آپ کی دوستی شروع ہی سے مسلمان بچوں سے زیادہ تھی۔ آپ ان کے گھر بھی چلے جاتے تھے جو آپ کی والدہ کو پسند نہیں تھا اور مسلمان لڑکوں سے کھیلنے کے بعد آپ کی والدہ آپ کو آٹے کا چھان مل کر نہلایا کرتی تھیں تاکہ آپ پاک صاف اور شدھ ہوجائیں اباجان فرمایا کرتے تھے کہ یہ عمل ان کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتا تھا اور والدہ کے کہنے پر توبہ کرتے لیکن پھر مسلمان لوگوں کے گھروں میں چلے جاتے۔ اباجان کے سکول میں ایک احمدی استاد تھے جو بچوں کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ بچوں کو احمدیت کے بارے میں بتایا کرتے تھے اباجان فرمایا کرتے تھے کہ بہت ہی چھوٹی عمر میں اس احمدی استاد کی دعوت الی اللہ کی وجہ سے ان کے دل میں ہندومت سے طبعاً نفرت پیدا ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ جب آپ کی والدہ آپ کو لے کر مندر جاتیں اور بتوں کے منہ میں حلوہ اور مٹھائی وغیرہ ڈالتیں تو اباجان اپنی والدہ سے پوچھتے کہ یہ کیسے خدا ہیں جو کھا بھی نہیں سکتے۔ اباجان کے دونوں بڑے بھائی کاروبار کرتے تھے۔ لیکن ان کے متعلق والدین اور بھائیوں نے فیصلہ کیا کہ آپ کو سنسکرت اور ہندومت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کانگڑہ کے مشہور مذہبی گوروکل سکول میں بھجوایا جائے تاکہ آپ اپنے آبائی پیشہ کے مطابق پنڈت بن سکیں۔ لہٰذا 8 سال کی عمر میں آپ کو کانگڑہ بھجوادیا گیا جہاں آپ نے 6 سال تعلیم پائی۔ اباجان کے

قسط اول

دین حق قبول کرنے کا واقعہ کئی جگہ پر لکھا ہے لہٰذا اس کو یہاں تحریر نہیں کرتی صرف اتنا عرض کرتی ہوں کہ ابھی اباجان کانگڑہ میں پڑھ ہی رہے تھے اور اس وقت اباجان کی عمر 14 سال کی تھی جب ایک ماسٹر اور چند لڑکوں کے ساتھ آپ قادیان گئے اور ایک ہفتہ قادیان ٹھہرے اور حضرت مصلح موعود نے ان کے استاد کے سامنے وہ تجویز رکھی جو بالآخر ہندو خاندان کے اس سپوت کو دین کی گود میں ڈالنے کا موجب بنی۔ وہ تجویز یہ تھی کہ آپ اپنے چند لڑکے ایک سال کے لئے ہمارے پاس قادیان میں چھوڑ دیں اور ہمارے اتنے ہی لڑکے آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔ آپ ان کو سنسکرت پڑھائیں اور اگر وہ اس دوران ہندو مذہب کو سچا سمجھ کر ہندو ہونا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہم آپ کے لڑکوں کو عربی پڑھائیں گے اور اگر وہ سال کے دوران (احمدی) ہونا چاہیں بھی تو ہم ان کو (احمدی) نہیں کریں گے۔ اور اس دوران دونوں طرف کا خرچ حضرت مصلح موعود برداشت کریں گے۔ بہرحال اس وقت تو یہ بات مذاق میں ختم ہوگئی لیکن اباجان جن کے دل میں اس احمدی استاد کی وجہ سے ہندومت سے نفرت کا چھوٹا سا بیج پرورش پا رہا تھا یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ آخر کیوں حضرت مصلح موعود اس یقین اور وثوق سے اپنے لڑکے ہمارے ساتھ بھیجنے کو تیار ہوگئے ہیں اور ہمارے ماسٹر کے دل میں اپنے مذہب کے متعلق ایسا یقین کیوں نہیں؟ بہرحال واپس آنے کے بعد آپ نے اپنے ساتھ ایک اور لڑکے کو ملایا اور نہایت جرأت سے کام لیتے ہوئے حضرت مصلح موعود کو خط لکھ کر ان کی اس پیشکش کو یاد دلاتے ہوئے عرض کیا کہ اگر آپ کی وہ پیشکش ہنوز قائم ہے تو ہم دو لڑکے اپنی شرائط پر قادیان آکر عربی پڑھنے کو تیار ہیں جب حضرت مصلح موعود کا جواب ہاں میں آگیا تو دوسرا لڑکا جو آپ کے ساتھ تیار ہوا تھا انکار کر گیا لیکن آپ نے کمال ہمت سے کام لیا اور اکیلے ہی قادیان تشریف لے آئے۔ مکرم عزیز دین صاحب مرحوم نے مجھے بتایا کہ مہاشہ صاحب کے لئے حضور اقدس نے ان کا چوبارہ کرایہ پر لیا اور ایک ہندو نوکران کی خدمت کے لئے رکھا۔ اباجان کی عمر اس وقت 14 سال تھی اور عزیز دین صاحب کی عمر 9 سال کی تھی اور وہ اکثر اباجان کے پاس جاکر بیٹھا کرتے تھے۔

حضرت اباجان نے نہایت ذوق و شوق سے عربی پڑھنی شروع کی مجھے بچپن میں جب کبھی بھی حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے ملنے کا موقعہ ملا وہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارا باپ ہماری بیٹھک میں الف۔ ب پڑھا کرتا تھا۔ عرصہ 6 ماہ کے بعد اباجان نے بٹالہ جاکر ایک نائی سے اپنی بودی کٹوا کر (احمدی) ہونے کا اعلان کر دیا۔ احمدی ہونے کے بعد آپ اپنے گاؤں گئے۔ والدہ اور بھائیوں کو بتانے پر کہ انہوں نے (احمدیت) قبول کرلی ہے آپ کے بڑے بھائیوں نے آپ کو بہت مارا۔ اباجان فرمایا کرتے تھے کہ ان کے بھائیوں نے لوہے کی سلاخ سے ان کو بے حد مارا۔ اس وقت آپ کی والدہ بھی آپ کو بچا نہ سکیں۔ جب بھائیوں نے خوب اچھی طرح مار کر اپنا غصہ نکال لیا تو ان کا خیال تھا کہ بچہ ہے اس کو سمجھ آجائیگی لیکن اباجان ان کے باہر جاتے ہی گھر سے نکل کر گاؤں میں ایک مسلمان کے گھر میں جاکر چھپ گئے۔ جہاں آپ تین دن تک رہے اس دوران آپ کی والدہ اپنی ممتا سے مجبور ہوکر اپنے بڑے بیٹوں سے چوری آپ کو آکر کھانا دے کر جاتی رہیں تین دن کے بعد آپ اپنے گاؤں سے نکل آئے اور اس کے بعد اپنی والدہ کو بھی نہیں مل سکے۔ حتیٰ کہ کئی سالوں کے بعد والدہ کا انتقال ہوگیا۔ قادیان آنے پر حضرت مصلح موعود نے آپ کا انتظام مولوی عبدالمغنی صاحب کے سپرد کر دیا۔ آپ کھانا بھی ان کے گھر کھاتے اس طرح آپ نے مولوی فاضل کی تیاری شروع کردی اور زندگی وقف کردی۔ ایک سال میں دو کلاسیں پاس کرتے گئے اس طرح آپ سنسکرت کے عالم تو تھے ہی یعنی آپ "وشارد" سنسکرت کی ڈگری پاس کی ہوئی تھی۔ آپ نے مولوی فاضل بھی کرلیا اباجان کی بہن کی شادی سیالکوٹ میں ہوئی تھی۔ ایک دفعہ اباجان سیالکوٹ گئے تو بہن کو ملنے کو دل چاہا آپ بہن کے گھر گئے لیکن بہنوئی نے باہر سے ہی کہہ دیا کہ آپ کی بہن یہاں نہیں ہیں وہ اپنے میکے گئی ہوئی ہے جب کہ بہن اندر موجود تھی۔ بہن نے جب یہ سنا کہ میرا بھائی آیا تھا جس کو وہ "میرا پردیسی ویر" کہا کرتی تھی اور اسے ملنے نہیں دیا گیا تو اس نے اس قدر ماتم کیا جس طرح ہندو عورتیں کرتی ہیں کہ دیکھنے سننے والوں کا کلیجہ دہل گیا۔ اور بھائی کا نام لے کر بار بار بے ہوش ہو جاتی تھی۔ میرے اباجان کے خاندان میں بہن سے بڑے بھائی بہن کے سسرال نہیں جاتے تھے صرف چھوٹا بھائی جا سکتا تھا۔ اور وہ بہن رویا کرتی تھی کہ صرف تم ہی تو میرے گھر آسکتے تھے تم ہی پردیسی ہوگئے ہو حتیٰ کہ بھائی کے لئے رو رو کر اس کی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ میری والدہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ قادیان سے ایک احمدی خاتون سیالکوٹ جانے لگیں تو انہوں نے ان کو اباجان کی بہن کا پتا کر کہا کہ وہاں جاکر اس کو ہمارا اسلام وغیرہ دینا وہ خاتون جب واپس آئیں تو انہوں نے بتایا کہ میں ان کے گھر گئی اور میں نے یہ بتایا کہ میں کہاں سے آئی ہوں اپنے بھائی کا نام سنتے ہی وہ چیخ مار کر بے ہوش ہوگئیں۔ تب ان کی بیٹیوں نے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے ہم تو ان کے سامنے ان کے بھائی کا نام نہیں لیتے کیونکہ اس کا نام سنتے ہی بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں اباجان بھی سنتے تھے لیکن زبان سے کبھی کچھ نہیں کہتے تھے ہمیشہ خاموش ہو جاتے اباجان اپنی بہن سے پھر کبھی نہیں مل سکے۔ اباجان کے سب سے بڑے بھائی کا نام شمبھو ناتھ تھا۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹے کی بھی آگے اولاد نہیں ہوئی۔ دوسرے بھائی کی منگنی کسی جگہ ہوئی لیکن جب اباجان نے احمدیت قبول کی تو لڑکی والوں نے یہ عذر رکھ کر منگنی توڑ دی کہ تمہارا بھائی احمدی ہوگیا ہے اس کے بعد اس بھائی کی شادی کہیں بھی نہیں ہوئی اور بھائی ساری عمر بغیر شادی کے رہا اور اسی طرح نسل صرف میرے اباجان کے ذریعے ہی آگے چلی۔

حضرت مصلح موعود نے اباجان سے بے حد شفقت کا برتاؤ کیا اباجان کا سارا خرچ ذاتی طور پر اٹھایا اور کبھی خرچ کی تنگی نہیں ہونے دی اباجان فرمایا کرتے تھے کہ سستے زمانوں میں حضرت مصلح موعود نے اباجان کو پانچ چھ روپے گز والا قمیص کا کپڑا خرید کر بھجوایا۔ بعد میں اباجان کا انتظام حضرت عبدالرحمٰن جٹ صاحب کے ساتھ بھی کیا گیا اور آپ نے کچھ عرصہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیٹھک میں بھی رہائش کی۔

اباجان ابھی پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک دن میری نانی جان حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت منشی کرم علی صاحب کاتب حضرت مسیح موعود حضرت مولوی بقاپوری صاحب کے گھر گئیں وہاں مولوی صاحب نے ان کو اپنی بیٹی امیر بیگم کا رشتہ مہاشہ محمد عمر کے ساتھ کرنے کی تحریک کی اماں جی فرماتی ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ مجھے لکھ کر دے دیں میں یہ رقعہ منشی صاحب کو دے دوں گی۔ اس پر مولوی صاحب نے رقعہ لکھ دیا اماں جی نے وہ رقعہ حضرت اباجی کو دے دیا اباجی نے وہی رقعہ حضرت مصلح موعود کو یہ لکھ کر بھجوا دیا کہ حضور میری جان مال اولاد آپ پر قربان۔ آپ خود ہی فیصلہ کر دیں۔ حضرت مصلح موعود نے اسی رقعے پر "مبارکباد" لکھ کر واپس بھجوا دیا۔ تین دن کے بعد حضرت اباجی کو حضور کا پیغام ملا کہ آج عصر کی نماز کے بعد آپ کا نکاح ہوگا۔ بعد میں کسی وجہ سے عصر کی نماز میں نکاح نہ ہوا اور مغرب کی نماز کے بعد آپ کا نکاح پڑھا گیا اباجان اور امی جان کے نکاح کے ساتھ امی جان کی ایک سہیلی کا نکاح بھی پڑھا گیا۔ اباجان کی طرف سے بھی اور امی

جان کی طرف سے بھی حضور ہی ولی تھے نکاح کے خطبہ میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ میں ہمیشہ واقف زندگی کی بیویوں کا حق مہر 300 روپے مقرر کرتا ہوں لیکن چونکہ منشی صاحب کی بیٹی کا ولی میں ہوں اس لئے 500 روپے حق مہر مقرر کرتا ہوں۔ حضرت اباجان جب ایک سال بعد پڑھائی ختم کر کے مربی بن گئے تو پھر ان کی رسم رخصتانہ عمل میں آئی۔

حضرت اباجان کی جب شادی ہوئی تو ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا کیونکہ صرف ایک ماہ پیشتر انہوں نے اپنی تعلیم ختم کی تھی۔ شروع میں تو کرایے کے مکان میں رہتے رہے لیکن بعد میں محلہ دارالبرکات میں 10 مرلے زمین خرید کر مکان بنوایا۔ مکان بنوانے کے لئے انجمن سے قرضہ لیا جو بعد میں قسط وار ہر ماہ ان کی ماہانہ تنخواہ سے کاٹا جاتا تھا۔ مکان کا نقشہ امی جان نے خود بنایا ان دنوں اباجان زیادہ باہر رہتے تھے اس لئے مکان بنواتے وقت نگرانی میری والدہ نے خود کی۔ اگرچہ میرے اباجان وقف تھے اور ان کا ماہانہ وظیفہ بہت کم ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود ہمارے گھر میں بہت برکت تھی۔ ہمارے والدین نے ہمیں کسی بھی لحاظ سے احساس کمتری پیدا نہیں ہونے دیا۔ میری والدہ بفضلہ ایک سلیقہ شعار خاتون تھیں لہذا جتنا بھی آیا اس میں نہایت مناسب طریقے سے گزارا کیا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالی اپنی بیٹھک میں کسی نہ کسی مہمان کو رہتے دیکھا۔ جس کے کھانے اور دیگر ضروریات کا خرچ اباجان نے اٹھایا۔ سب سے پہلے مکرم قاضی غلام نبی صاحب مرحوم جو اباجان کے گاؤں کے رہنے والے تھے اور یتیم تھے ہماری بیٹھک میں رہے۔ اباجان نے 10 روپے ماہوار پہ ان کو نوکری دلوا دی یہ رقم وہ اپنی بیوہ ماں اور بھائی بہنوں کے لئے بھجوا دیتے اور ان کا خرچ اباجان خود برداشت کرتے رہے بعد میں ان کے اہل و عیال کو بھی بلوا لیا اور وہ ہمارے ہاں کافی دیر تک مقیم رہے۔ مکرم خورشید احمد صاحب سیالکوٹی بھی کافی عرصہ ہمارے ہاں مقیم رہے۔ اور اپنی تعلیم مکمل کرتے رہے جب کہ اباجان نے ان کی رہائش اور خوراک کا خرچ اٹھایا اسی طرح ایک ریاض صاحب بھی تھے جو تقریباً تین سال ہمارے پاس مقیم رہے۔

حضرت اباجان کو میں نے بہت کم سوتے دیکھا کبھی ان کا دن کے وقت سونا مجھے یاد نہیں رات کو جب ہم سوتے تو اباجان کوئی نہ کوئی لکھنے پڑھنے کا کام کر رہے ہوتے جب صبح آنکھ کھلتی تو سردیوں میں کمبل اور گرمیوں میں چادر اوڑھے پڑھنے میں مشغول پاتے اباجان اکثر حضرت مسیح موعود کے اشعار گنگناتے رہتے۔ ایک شعر میں نے بہت زیادہ اباجان کی زبان سے سنا ہے۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

پیارے اباجان بہت خاموش طبع اور کم گو تھے۔ خواہ مخواہ کسی بات میں دخل نہ دیتے جب تک پوچھا نہ جائے رائے نہ دیتے۔ جب کوئی بات بری لگتی تو خاموش ہو جاتے ہمیں اباجان کی ناراضگی کا اندازہ صرف ان کی خاموشی سے ہوتا تھا۔ اپنی ناراضگی کا اظہار بہت کم کسی اور طریق سے کرتے۔ اباجان کبھی خالی ہاتھ گھر نہ آتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہوتی خواہ وہ بیر ہوں یا ریوڑیاں۔ چلغوزے ہوں یا پیپر منٹ۔ بھنے چنے یا اس طرح کی کوئی اور شئے۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہمارا ہاتھ سیدھا اباجان کی جیب کی طرف جاتا اور کبھی خالی واپس نہ آتا۔

اباجان جب دورے پر جایا کرتے تھے تو واپسی پر ہر ایک کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لاتے جس جگہ جاتے وہاں کی کوئی سوغات ضرور لاتے۔ اباجان اپنی ذات کے لئے کوئی تکلف نہ کرنے دیتے اور نہ ہی کوئی توقع رکھتے اگر کوئی چیز دستیاب ہو گئی تو ٹھیک ورنہ کوئی تردد نہ کرتے۔ گھر میں بھی یہی حال تھا کبھی کسی پکی ہوئی چیز میں نقص نہیں نکالا۔ جو مل گیا جیسا مل گیا کھا لیا۔ میری والدہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ رمضان کے دوران وہ سالن میں نمک ڈالنا بھول گئیں روزے کی وجہ سے سالن چکھ نہ سکیں لہذا وہ پھیکا ہی رہا روزہ کھول کر اباجان نے بڑے اطمینان سے وہ سالن کھایا اور کھانا کھا کر نماز پڑھنے چلے گئے بعد میں امی جان نے کھانا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو بالکل پھیکا اور بدمزہ ہے جب اباجان واپس لوٹے تو امی جان نے پوچھا کہ آپ نے نمک کیوں نہ مانگ لیا اور اس طرح بدمزہ کھانا کھا کر کیوں چلے گئے۔ اباجان نے جواب دیا کہ مجھے آپ کے پکائے ہوئے پر اعتراض کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا۔ میرے اباجان چائے کے شوقین تھے۔ کرم کا ساگ بڑے شوق سے کھاتے تھے گوشت میں پکی ہوئی سبزی پسند تھی اور خاص طور پر گوشت میں پکی ہوئی مولی یا پالک بہت پسند تھی۔ ہمارے بچپن میں اباجان کا زیادہ وقت قادیان سے باہر ہی گزرتا جب کبھی واپس آتے تو ہماری عید ہو جاتی۔ اباجان ہماری بات نہیں ٹالتے تھے ہم جو مانگتے وہ مل جاتا۔ سکول جاتے وقت امی جان سے پیسے مانگنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی لیکن جب اباجان ہوتے تو ہم سکول جاتے وقت دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر اباجان کو اشارے سے باہر بلاتے تاکہ امی جان کی نظر ہم پر نہ پڑ سکے اباجان خاموشی سے باہر آتے اور ہمارے ہاتھ پر پیسے رکھ کر واپس چلے جاتے۔ اباجان کو اپنی اولاد سے بے حد محبت تھی اتنی کہ شاید ہی کوئی اور باپ اپنے بچوں سے اتنا پیار کرتا ہو۔ مجھے یاد نہیں کہ اباجان نے کبھی ہمیں کسی بات پر ڈانٹا ہو۔ دل اتنا نرم تھا اولاد کے بارے میں کہ اگر کسی وقت امی جان سے ہمیں سزا ملنے لگتی تو باہر نکل جاتے اور برداشت نہ کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں اچھی طرح معلوم تھا کہ اباجان کس بات کو برداشت کریں گے اور کس کو نہیں۔ ہماری کوئی حرکت احمدیت کے وقار کے خلاف برداشت نہیں کرتے تھے خواہ وہ کتنی معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ نظام جماعت کی ہر معمولی سے معمولی بات کی سختی سے پابندی کرواتے اباجان نے ہمیں بہت پیار دیا لیکن جہاں جماعت اور خلافت کا معاملہ آتا فوراً کہہ دیتے کہ اگر تم نظام جماعت کی سختی سے پابندی کرو گے اور خلافت کی مکمل غیر مشروط اطاعت کرو گے تو میرے ہو ورنہ میں نے اس دین کی خاطر اپنے ماں باپ اور دوسرے عزیز و اقارب چھوڑ دیئے تم کیا چیز ہو۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ حضرت مصلح موعود سے عشق تھا۔ جب حضرت مصلح موعود کی وفات ہوئی تو غم کے مارے برا حال ہو گیا۔ جنازے کے ساتھ جانے سے پہلے انہیں دو کورامین کے ٹیکے لگے تب اس قابل ہوئے کہ اپنے پیارے آقا کے جنازے میں شامل ہو سکیں۔ اباجان ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ دھنی رام کے بیٹے یوگند رپال کو مہاشہ محمد عمر بنانے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بعد حضرت مصلح موعود کی شفقت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ کیونکہ جب اباجان 15 سال کی عمر میں اپنا گھر چھوڑ کر قادیان آئے تو حضرت مصلح موعود نے بے حد شفقت کا سلوک کیا۔ اباجان فرمایا کرتے تھے کہ حضور نے انہیں اتنی شفقت دی کہ شاید اپنا باپ بھی نہ دے سکتا۔ حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد اباجان بار بار ایک پرانا واقعہ سنا کر رو دیا کرتے تھے کہ ایک دفعہ اباجان نے خرچ ختم ہونے پر حضرت مصلح موعود کی خدمت میں خط لکھا کہ حضور مجھے اتنے پیسوں کی فوری ضرورت ہے کیونکہ جب تک اباجان تعلیم حاصل کرتے رہے ان کے اخراجات حضرت مصلح موعود ادا کرتے رہے۔ اس کے علاوہ اباجان کی آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہیں تھا۔ جب حضرت مصلح موعود کی طرف سے چند دن تک کوئی جواب نہ آیا تو اباجان سخت پریشان ہوئے لیکن مجبوری تھی کچھ کر نہ سکتے تھے۔ طبیعت میں کچھ ملال اور تردد بھی پیدا ہوا کہ حضور کو اچھی طرح میری حالت کا علم ہے پھر بھی اتنے دن ہو گئے ہیں اور حضور کی طرف سے کوئی جواب کیوں نہیں آیا۔ اسی دوران ایک دن حضرت مصلح موعود اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے اور اباجان راستے سے ذرا ہٹ کر نیچے ڈھلوان کی طرف کھڑے تھے جب حضور آتے۔ یعنی دیکھا تو منہ دوسری طرف پھیر کر ایک پتھر پر بیٹھ گئے کہ میں حضور سے سامنا نہ ہو جائے۔ لیکن حضور نے دیکھ لیا تھا وہ اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر جہاں اباجان بیٹھے ہوئے تھے تشریف لے آئے اباجان کی پشت کی جانب کھڑے ہو کر اباجان کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میاں مجھے تمہارا خط آج ہی ملا ہے اور میں تمہیں پیسے بھجوا آیا ہوں۔ اباجان فرماتے ہیں کہ حضور کی شفقت اور محبت کا انداز دیکھ کر بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور میں بیٹھے بیٹھے حضور کی طرف منہ پھیر کر روتا ہوا حضور کی ٹانگوں سے لپٹ گیا۔ حضور نے تسلی دی اور نہایت شفقت سے حال احوال پوچھ کر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعود نے اباجان سے شفقت کا سلوک ساری عمر رکھا۔ حتیٰ کہ ہم بچوں کے ساتھ بھی حضور کا سلوک نہایت مشفقانہ ہوتا تھا۔ جب بھی اباجان کی غیر حاضری میں ملنے جاتے حالات پوچھتے اور پوری راہنمائی کرتے۔

اباجان کا سلوک میری والدہ محترمہ کے ساتھ نہایت معززانہ تھا میری والدہ کی بہت قدر کرتے تھے میں نے اپنے اباجان کو کبھی اپنی والدہ سے ناراضگی کا اظہار کرتے نہیں دیکھا ہمیشہ "آپ" کہہ کر مخاطب کرتے کبھی "تو" نہیں کہا کبھی درشت لہجے سے بات کی اور نہ سخت الفاظ استعمال کئے۔ ہم بچوں کے کسی عمل سے اگر والدہ کو کوئی تکلیف پہنچتی یا ہم میں سے کوئی والدہ کے ساتھ کسی وقت اس عزت و احترام سے پیش نہ آتا جو ماں کا حق ہوتا ہے تو اس بچے کے اس رویے پر شدید ناپسندیدگی کا اظہار کرتے۔ ان کے چہرے کے آثار بتا دیتے کہ اباجان کو اس بات سے سخت تکلیف پہنچی ہے۔ گھر میں خواہ کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو جائے اس پر سرزنش نہ کرتے۔ ایک دفعہ فرسٹ ائیر میں سپورٹس ڈے پر میں نے اپنا نیا برقع اپنی لاپرواہی سے گم کر دیا۔ امی جان سے کافی ڈانٹ پڑی۔ میں نے بہت کوشش کی کہ میری آنکھوں میں آنسو آ جائیں تو شائد امی جان کو رحم آ جائے اور میری جان بچ جائے لیکن کوشش کے باوجود میرا ایک آنسو بھی نہ نکلا دوسرے دن اباجان واپس تشریف لے آئے تھے جب میں کالج سے گھر آئی تو اباجان برآمدے میں کھڑے تھے مجھے دیکھ کر مسکرا کر کہنے لگے کہ ہاں بھئی بتاؤ کل تم نے کیا کارنامہ سرانجام دیا۔ اباجان کا یہ فرمانا تھا کہ بے اختیار میرے آنسو بہنے لگے اور اباجان پریشان ہو کر الٹا مجھے تسلیاں دینے لگے۔ جب امی جان نے یہ دیکھا تو کہنے لگیں کہ ان کی انہی باتوں کی وجہ سے بچے اس قدر لاپرواہ ہیں آج میں نے تھوڑی سی تنبیہہ کرنے کے لئے کہا تھا اور حال دیکھیں بجائے کچھ کہنے کے الٹا بیٹی کو تسلیاں دے رہے ہیں اباجان نے ہنس کر معاملہ ٹال دیا اور میری جان بچ گئی۔ میرے اباجان مجھے کبھی میرے نام سے نہیں بلاتے تھے بلکہ ہمیشہ بی بی یا بچیا کہہ کر بلاتے حتیٰ کہ ایک دفعہ اباجان نے کسی سے باتوں کے دوران جب میرا نام لیا تو مجھے اباجان کے منہ سے اپنا نام بڑا عجیب لگا۔

جاری ہے

آصف جاہ

آصف جاہ۔ مظفر الملک و الممالک، رستم دوراں، ارسطوئے زماں، نظام الملک، نظام الدولہ، فتح جنگ۔

یہ ان حکمرانوں کا لقب تھا جو کئی سو سال تک حیدر آباد دکن پر جو برطانوی ہند کی سب سے بڑی مسلمان ریاست تھی حکومت کرتے رہے۔

اسی خطاب کی وجہ سے حیدر آباد دکن کی ریاست "سرکار آصفیہ" کہلاتی تھی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کی پر معارف تحریرات کی روشنی میں

توبہ و استغفار کی حقیقت اور افادیت

یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے

آصف محمود بٹ صاحب

استغفار کے معنی

استغفار کے یہی معنی ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوت ظہور میں نہ آوے انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنی بھی لیے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

بہر حال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں۔ اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا۔ سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنے پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خداتعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 282)

استغفار ایک تریاق ہے

گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔

فرمایا:۔

خداتعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے قرآن شریف میں آیا ہے (-) (البقرہ :223) اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خداتعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خداتعالیٰ کی طرف نہ جھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا؟ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خداتعالیٰ کی طرف جھکتا ہے جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے جس میں زہر ہے پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 43، 44)

استغفار کی حقیقت

غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آ جاتی ہے اس لئے استغفار ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر نہ ہوں ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلاویں کہ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے غفر اور کفر کے ایک ہی معنے ہیں تمام انبیاء اس کے محتاج تھے جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا۔ معصوم کے معنی مستغفر کے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 560)

حل مشکلات کا طریق

ایک شخص نے اپنی مشکلات کے لئے عرض کی۔ تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا

استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں یا حی یا قیوم استغیث برحمتك یا ارحم الراحمین پڑھو۔

پھر اس نے عرض کی کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھوں؟ فرمایا

کوئی تعداد نہیں۔ کثرت سے پڑھو یہاں تک کہ ذوق پیدا ہو جائے اور استغفار کو منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ سمجھ کر پڑھو۔ خواہ اپنی زبان میں ہی ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! مجھے گناہوں کے برے نتیجوں سے محفوظ رکھ اور آئندہ گناہوں سے بچا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 250)

وصول الی اللہ کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

پھر توبہ استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) العنکبوت :70) پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں۔ آخر نہیں مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب اور ابدال اور غوث ہوئے۔ اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں۔ قلب سلیم پیدا کرو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ دعائیں کرتے رہو۔ ہماری تعلیم پر چلو۔ ہم بھی دعا کریں گے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 431)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار

لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یا عباد اللہ خدا سے ڈرو آفات اور بلیات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔ توبہ استغفار کا یہ مطلب نہیں جو آج کل لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ استغفر اللہ استغفر اللہ کہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے معنی بھی کسی کو معلوم نہیں۔ استغفر اللہ ایک عربی زبان کا لفظ ہے ان لوگوں کی تو چونکہ مادری زبان تھی اور وہ اس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھے ہوئے تھے استغفار کے معنی یہ ہیں کہ خداتعالیٰ سے اپنے گزشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا اور آئندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا۔ استغفار انبیاء بھی کیا کرتے تھے اور عوام بھی۔ (-) استغفار تو ایک اعلیٰ صفت ہے انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری اور ضعف اس کا فطرتی تقاضا ہے انبیاء اس فطرتی کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یاالٰہی تو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔ غفر کہتے ہیں ڈھکنے کو اصل بات یہی ہے کہ جو طاقت خدا کو ہے وہ نہ کسی نبی کو ہے اور نہ رسول کو کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں پس اظہار عبودیت کے واسطے آنحضرت ﷺ بھی اور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خداتعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 609)

> خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
> جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
> (درثمین)

سعودی عرب

جغرافیائی حیثیت

رقبے کے اعتبار سے سعودی عرب جنوب مغربی ایشیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ سعودی عرب کے جنوب مغرب میں جمہوریہ یمن، جنوب مشرق میں سلطنت عمان، مشرق میں متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین اور کویت واقع ہیں جب کہ اس کہ شمالی سرحد کویت، عراق اور اردن بناتے ہیں۔ سعودی عرب کا کل رقبہ 2,149,690 مربع کلو میٹر ہے جس میں ایک کروڑ دس لاکھ آدمی رہتے ہیں۔

انتظامی نقطہ نظر سے سعودی عرب چار صوبوں میں منقسم ہے جن کے نام نجد، حجاز، اسیر اور مشرقی صوبہ (حسا) ہیں۔ علاوہ ازیں جنوب مغرب میں نجران اور بشا امارات اور شمالی صوبہ سرحد ہیں۔ لق و دق ریگستان اور خانہ بدوش لوگوں کے سبب سعودی عرب کی شمالی اور مشرقی سرحدیں بہت واضح طور پر متعین نہیں جس کے سبب پڑوسی ملکوں سے تنازعہ بنا رہتا ہے۔ تیل کا پتہ لگنے کے بعد سرحدوں کے تعین کا مسئلہ اور بھی اہم ہو گیا ہے۔

ارضی ساخت اور ٹوپوگرافی کے اعتبار سے سعودی عرب میں زبردست رنگا رنگی پائی جاتی ہے۔ مشرق میں ساحلی میدان ہے اس ساحلی میدان کے مشرق میں شمال سے جنوب تک پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کو حجاز بھی کہتے ہیں۔ حجاز کے معنی روک یا رکاوٹ کے ہیں۔ واقعتاً ملک کے مغربی حصے میں یہ پہاڑی سلسلہ ایک دیوار کے مانند ہے جو مغرب کے ساحلی میدان کو سعودی عرب کے دوسرے حصوں سے جدا کرتا ہے۔ جدہ اور مکہ کے پاس اس پہاڑی سلسلے کی اونچائی بہت کم ہے لیکن مکہ شہر کے جنوب میں بعض چوٹیوں کی بلندی سطح سمندر سے 2650 میٹر تک ہے جب کہ طائف میں جبل سودا کی اونچائی سطح سمندر سے 2850 میٹر ہے۔

مجموعی طور پر سعودی عرب کی آب و ہوا براعظمی گرم ریگستانی ہے تاہم مختلف علاقوں میں ساحل سے دوری اور سطح سمندر سے اونچائی کا درجہ حرارت پر گہرا اثر پڑا ہے۔ ساحل سمندر سے اندرونی علاقوں کی طرف جاتے ہوئے یومیہ اور سالانہ درجہ حرارت کے تفاوت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جدہ شہر میں جو سطح سمندر سے صرف سات میٹر کی بلندی پر ہے جنوری کے مہینے میں 24 سنٹی گریڈ اور جولائی کے مہینے میں 31 سنٹی گریڈ درجہ حرارت رہتا ہے۔ اس کے برعکس دارالخلافہ ریاض میں (سطح سمندر سے 580 میٹر بلندی پر ہے) جنوری کا اوسط درجہ حرارت 15 سنٹی گریڈ اور جولائی کا اوسط درجہ حرارت 35 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے۔

اس طرح جدہ میں سالانہ درجہ حرارت کا تفاوت صرف 5 سنٹی گریڈ اور ریاض میں سالانہ درجہ حرارتی تفاوت 20 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے۔ اس طرح جگہ جگہ پر ہر ایک مہینے کے درجہ حرارت میں بھاری اتار چڑھاؤ پایا جاتا ہے۔ سعودی عرب کے بیشتر علاقوں میں عموماً مارچ کے مہینے میں اچانک درجہ حرارت میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے اپریل اور مئی کے مہینوں میں گرمی کی شدت بڑھتی جاتی ہے۔ جون اور جولائی کے مہینوں میں ربع الخالی ریگستان میں دن کا درجہ حرارت 50 ڈگری سنٹی گریڈ کو پار کر جاتا ہے اور رات میں درجہ حرارت گھٹ کر 28 سنٹی گریڈ کے آس پاس آ جاتا ہے۔ اس طرح دن میں ناقابل برداشت گرمی پڑتی ہے اور رات میں ہلکی سی خنکی ہو جاتی ہے۔

سعودی عرب کے زیادہ تر علاقے گرم ریگستانی ہیں اور سال بھر میں دس سنٹی میٹر سے کم بارش ہوتی ہے۔ ربع الخالی ریگستان کے بہت سے علاقے ایسے ہیں جن میں دس دس برس تک ایک بوند بھی نہیں برستی۔ یہاں کی بارش غیر یقینی ہے۔ ملک کے شمال مغربی علاقوں میں سردی کے موسم میں بحیرہ روم سے آنے والے سائیکلون سے بارش ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس جنوبی پہاڑیوں پر بحیرہ عرب سے اٹھنے والے گرمی کے مانسون سے بارش ہوتی ہے۔ ملک کی راجدھانی ریاض میں اوسط سالانہ بارش صرف سات سنٹی میٹر ریکارڈ کی جاتی ہے۔ ریاض میں بارش عموماً سردی کے موسم میں ہوتی ہے۔ سعودی عرب کا 90 فیصد رقبہ سال بھر خشک سالی کی لپیٹ میں رہتا ہے۔ پانی کی قلت کے سبب بہت سے قابل کاشت علاقہ پر فصلیں نہیں بوئی جا سکتیں۔

حجاز اور حضرالموت کے علاقوں میں نسبتاً زیادہ بارش ہوتی ہے۔ ان علاقوں میں برگ ریز جنگل اور کانٹے دار جھاڑیاں پائی جاتی ہیں۔ 1100 میٹر کی بلندی پر برگ ریز درختوں کی جگہ چیڑ کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ارضیاتی ساخت میں رنگا رنگی اور مختلف ارضیاتی ادوار میں بنی آتشی، متغیرہ اور پرت دار چٹانوں میں بہت سے معدنی ذخائر موجود ہیں۔ ابھی تک ملک کی پوری طرح ارضیاتی پیمائش (سروے) نہیں ہوئی ہے پھر بھی سعودی عرب پٹرولیم کے معاملے میں دنیا کے امیر ترین ملکوں میں سے ایک ہے۔ 1940ء کے آس پاس حسا صوبے میں پٹرولیم کے ذخائر ملے تھے۔ جبل فہد کی مغربی ڈھلانوں میں 1964ء میں تیل کے بھاری ذخائر کا پتہ لگا تھا۔ غوار (مشرقی سعودی عرب) کے علاقے میں تقریباً 250 کلو میٹر کی لمبائی تک پٹرولیم کے ذخائر پھیلے ہوئے ہیں جو دنیا کے سب سے بڑے ذخائر میں سے ایک ہیں۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس ملک کے سب سے اہم ذخائر ہیں۔ علاوہ ازیں، سونا، چاندی، جست، سیسہ، تانبہ وغیرہ وافر مقدار میں موجود ہیں۔

سعودی عرب کا 50 فیصد سے بھی کم رقبہ قابل کاشت ہے۔ چالیس فیصد رقبے پر چراگاہ پھیلے ہوئے ہیں، آدھے فیصد رقبے پر جنگلات ہیں اور باقی 59 فیصد رقبہ بنجر، پہاڑی اور ریگستانی ہے۔ ملک میں کھیتی باڑی صرف نخلستانوں تک محدود ہے۔ پانی کی کمی کے سبب ملک کے کسی بھی علاقہ میں فصلوں کو بڑے پیمانے پر نہیں اگایا جا سکتا۔ پھر بھی سرکار نے الخرج (Al-Kharj) کے نخلستانوں کے کنوؤں سے نہروں کے ذریعہ آس پاس کے ریگستانوں کو سیراب کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ اس طرح سیراب ہونے والے علاقوں میں گیہوں، جو، مکا، الفافا (برسیم، چارہ) گنا، کھجور اور سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ آبیار ہونے والی زمینوں میں شوریت اور کھاری پن سے بہت سا رقبہ بیکار ہوتا جا رہا ہے۔ کنوؤں سے زیادہ پانی نکالے جانے کے سبب زیر زمین سطح آب بھی نیچے ہو رہی ہے۔

سعودی عرب کی معیشت زمانہ قدیم سے نخلستانوں میں کاشت، چراگاہوں میں بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کو پالنے اور ماہی گیری پر مبنی رہی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد پٹرولیم ملنے کے بعد یہاں کی معیشت میں زبردست انقلاب برپا ہوا جس سے پٹروکیمیکل کو فروغ ملا اور روایتی کاروبار کی اہمیت کم ہوتی چلی گئی۔ پھر بھی چونکہ پٹرولیم اور قدرتی گیس ختم ہونے والے وسائل ہیں اس لیے سعودی عرب کو اپنی چراگاہوں، زراعت اور دیگر صنعتوں کو فروغ دینا چاہئے تاکہ آنے والی نسلیں بھی خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں۔

ملک کے دارالخلافہ ریاض کی آبادی تقریباً سات لاکھ ہے۔ اس شہر میں بہت سی چھوٹی صنعتیں اور تعلیمی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ اس شہر کی آبادی میں گزشتہ بیس برسوں میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ جدہ ملک کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے جو بحیرہ قلزم کے مشرقی ساحل پر ایک بڑی بندرگاہ ہے۔ ملک کی بیشتر درآمدات برآمدات اسی بندرگاہ کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ اس شہر کی آبادی تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ ہے۔

مقدس مقام

دنیا بھر میں مکہ مسلمانوں کا مقدس ترین شہر ہے جہاں ہر سال لاکھوں لوگ اپنا مذہبی فریضہ حج ادا کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔ مکہ میں خانہ کعبہ ہے۔ مذہبی مقام ہونے کے سبب اس شہر کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور شہر کی تعمیر نو کر کے اس میں زندگی کی جدید سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ مکہ معظمہ کی آبادی تقریباً چار لاکھ ہے۔ مدینہ منورہ جہاں رسول پاک حضرت محمد ﷺ کا روضہ مبارک بھی ہے۔ یہ مسلمانوں کے لیے ایک مقدس شہر ہے۔ مدینہ کی آبادی تقریباً دو لاکھ ہے جہاں لاکھوں حاجی دنیا بھر سے فریضہ حج کی ادائیگی اور رسول پاک ﷺ کے روضہ کی زیارت کی غرض سے آتے ہیں۔ دمام ایک نیا صنعتی شہر ہے جس کی آبادی تقریباً سوا لاکھ ہے۔ اس شہر میں پٹروکیمیکل صنعت کے بڑے کارخانے ہیں۔ دیگر شہروں میں طائف اور حوفف قابل ذکر ہیں۔ پٹرولیم کا پتہ لگنے کے بعد سے سعودی عرب کے شہروں اور دیہات میں قدیم روایتی زندگی اور رسم و رواج اور جدید زرق برق زندگی کا امتزاج پایا جاتا ہے۔

نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے اس طرح دعا کریں جیسے اپنی اولاد کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

"جب مصیبت پڑ جائے اور آپ دوڑے دوڑے جاتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مصیبت مجبور کر کے گھیر کے خدا کے پاس لے گئی ہے اور مصیبت نہ پڑی ہو اور جائیں اور پھر سوچیں کہ یہ مصیبت پڑ بھی سکتی ہے تو یہ درخواست بھی عرض کر دیں کہ اے خدا اس قسم کے مصیبتوں سے ہمیں بچا تو وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے اولاد کے حق میں وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں اور تعلق باللہ کی خاطر محض اس لئے مانگی جاتی ہیں کہ میرے بچے تیرے رہیں کسی اور کے نہ بن جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کو نہیں بھلاتے اور ان کی اولادیں پھر بھلائی نہیں جاتیں نہ بندوں کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں نہ خدا کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں۔

پھر جب بچپن میں آپ ایسے اثرات دیکھتے ہیں تو وہ وقت ہے تشویش کا اور اگر پیدائش سے پہلے دعائیں نہ بھی مانگی گئی ہوں تو بیماری کے آغاز ہی میں انسان حساس ہو جائے اور احساس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں بچے دور ہو رہے ہیں وہ تعلق کمزور پڑ رہا ہے تو یہ بھی بے لوث دعاؤں کے دائرے میں آئے گا کیونکہ درحقیقت آپ کی محبت جو بچوں کے لئے ہے اور آپ کی محبت جو اللہ کے لئے یہ دونوں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں اور ایسے موقع پر ان بچوں میں آپ کی دعائیں زیادہ اثر دکھائیں گی۔ تو اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یاد رکھیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ آپ بچپن ہی سے اللہ کو یاد رکھیں یا اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثر انداز ہو گی اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔ وہ دعائیں وہ نہ نظر آنے والے رسے بن جائیں گے جو آئندہ آپ کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ہمیشہ سنبھالتے چلے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 20 جنوری 1995ء الفضل انٹرنیشنل 10 ...)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ 2/4 دارالبرکات ربوہ فون نمبر 212485 لکھتے ہیں: احباب جماعت کے علم میں ہے کہ عاجز 4 اگست 1999ء کو کوسٹر اور بس کی ٹکر کے حادثے میں شدید زخمی ہوگیا تھا۔ ابھی تک علاج کے مختلف مراحل سے گزر رہا ہے۔

مورخہ 26.7.2001 کو بفضل اللہ تعالیٰ فائنل مصنوعی ٹانگ لگوا کر پشاور سے واپس آگیا ہوں اور الحمدللہ دفتر جانا شروع کر دیا ہے۔

ابھی بازو میں پلیٹیں نکالنی باقی ہیں ان کے لئے اور مشکلات کے دور ہونے اور ہر قسم کی محتاجی سے محفوظ رہنے کے لئے احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ایڈیٹر ''انصاراللہ'' لکھتے ہیں۔ مکرم محمد رمضان صاحب واسو بنگلہ منڈی بہاؤالدین گردوں کی خرابی دیگر عوارض کی وجہ سے گزشتہ تین چار ماہ سے سخت بیمار ہیں۔

☆ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ والدہ ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

☆ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ اہلیہ مرزا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

☆ محترمہ منیرہ سلیم صاحبہ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

☆ محترم طاہر احمد ظفر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی خوشدامن محترمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ اہلیہ ملک سعید احمد صاحب گھوگھیاٹ میانی فالج اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ ان سب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقصود احمد صاحب جٹ آف طاہر آباد اطلاع دیتی ہیں کہ ان کا بیٹا شاہد احمد بعمر 24 سال عرصہ تین سال سے لاپتہ ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے صحیح وسلامت واپس گھر لے آئے۔

تقریب آمین

☆ مکرم میجر ریٹائرڈ عبدالحمید صاحب پشاور سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ میرے نواسے آفاق مبین زاہد ابن مکرم ڈاکٹر مبشر احمد زاہد صاحب (سینٹ لوئیس۔ امریکہ) نے صرف ساڑھے تین سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا ہے۔ جو کہ مغربی دنیا میں ایک غیر معمولی بات ہے۔ احباب جماعت سے آفاق مبین زاہد اور ان کے والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆

بہترین طالبہ کا اعزاز

☆ واقفہ نو بچی عزیزہ زنوبیہ ارشد بنت ارشد احمد صاحب ماڑی پور کراچی نے امسال پانچویں کلاس کا امتحان پی۔ ایف انٹرمیڈیٹ کالج مسرور کراچی سے 93% نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے۔ اپنی جماعت میں اول آنے، اعلیٰ کارکردگی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے باعث عزیزہ کو کالج کے سالانہ تقسیم انعامات منعقدہ 9 جون 2001 کو بیس کمانڈر نے ''بہترین طالبہ'' برائے سال 2001ء-2000ء کی شیلڈ اور تعریفی سندی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بچی کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (آمین) (وکالت وقف نو)

تلاش گمشدہ

☆ مکرم شوکت حسین صاحب دارالیمن غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرا بیٹا عزیزم جابر عباس ولد شوکت حسین مورخہ 20 جولائی 2001ء بروز جمعۃ المبارک سے نماز جمعہ کے بعد گھر نہیں آیا۔ اس کا رنگ گندمی، کریم کلر قمیص سفید شلوار اور کالے رنگ کی چمڑے کی چپل پہنی ہوئی ہے۔ عمر 11 سال ہے۔ براہ مہربانی جس صاحب کو ملے یا اس کے بارے میں معلومات ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

شوکت حسین ولد بخش محمد مرحوم
بر مکان پہاڑی دارالیمن غربی ربوہ
فون نمبر 211625 یا 212498

گمشدہ اشیاء

☆ کسی دوست کی گرائنڈ مشین رکشہ سے گر گئی ہے اگر کسی کو اس بارے میں علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

نمونہ بن چکی ہے۔ 80 مکانات میں تب آباد ہو چکے ہیں۔ 500 سے زائد مستحقین کو ان کے مکانات کی کمی پوری کرنے کے لئے لاکھوں روپے کی جزوی امداد دی جا چکی ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کے اس شاندار سلسلہ کو جاری رکھنے اور مکانات کی تعداد میں اضافے کے لئے احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام دلی ذوق و شوق اور غرباء کی محبت کے جذبے سے آگے بڑھیں گے اور حضرت خلیفہ رابع کی پہلی مالی تحریک کو مضبوط بنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

عالمی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیلی فوج کا ٹینکوں سے حملہ۔ فلسطین میں مغربی شہر کے علاقے نابلوس میں فارعہ کے پناہ گزین کیمپ کے قریب اسرائیلی فوج نے صدر یاسر عرفات کی فتح تحریک کے الاقصیٰ جانباز بریگیڈ کی ایک کار میں سوار چھ فلسطینی جانبازوں کو اپنے ٹینک کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔

مقبوضہ کشمیر میں مسجد اور درگاہ کا محاصرہ

بھارتی سیکیورٹی فورسز نے بڈگام میں شاہ احمد کرمانی کی درگاہ اور اس سے ملحقہ مسجد کا محاصرہ کر کے 3 پناہ گزین مجاہدین کو شہید کر دیا جبکہ مختلف جھڑپوں میں 65 بھارتی فوجی ہلاک اور 23 مجاہد شہید ہوگئے۔

فائرنگ دوبارہ شروع۔ بھارتی فوج نے مدار پور کے علاقے میں کئی ماہ کی فائر بندی کے بعد پھر فائرنگ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جبکہ سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر بھی کئی سیکٹروں میں فائرنگ کی گئی۔ مدار پور کے علاقے میں کئی ماہ کی فائر بندی کے باعث علاقے کے لوگ پر سکون زندگی بسر کر رہے تھے۔

چیچن جانبازوں کا روس کے خلاف حملے کا اعلان۔ چیچنیا میں چیچن حریت پسندوں نے روسی فوج کے خلاف بڑے حملے شروع کرنے کا اعلان کیا ہے مجاہدین کے مختلف حملوں میں متعدد روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ روسی فوج نے دونوں حملوں میں فوجی کمک بھیجتے ہوئے بیس مجاہدین کی شہادت کا دعویٰ کیا ہے۔

مقدونیہ میں مذاکرات ملتوی۔ البانوی سرکاری زبان کی حیثیت دینے کے بارے میں مذاکرات تعطل کا شکار ہوگئے ہیں۔ جس سے البانوی نژاد حریت پسندوں اور مقدونیہ کی حکومت کے درمیان جنگ بندی متزلزل ہونا شروع ہوگئی ہے۔

امریکہ کا شام پر الزام۔ امریکی وزیر دفاع نے شام کی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ بین الاقوامی سمجھوتے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جراثیمی ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ دریں اثناء امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے وزیر دفاع کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا ملک جراثیمی کیمیاوی اور ایٹمی ہتھیاروں کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے چوکس رہے گا۔ امریکی انٹیلی جنس کی اطلاعات کے مطابق بعض ممالک جراثیم ہتھیار بنانے میں مصروف ہیں۔ امریکی وزیر دفاع جراثیمی ہتھیاروں کے عالمی سمجھوتے کے مسودے کو مسترد کرنے کے بارے میں امریکی فیصلے کا جواز پیش کر رہے تھے۔

تائیوان میں طوفان باد و باراں۔ تائیوان میں شدید بارشوں اور طوفان سے 14 افراد ہلاک اور 14 ہی لاپتہ ہو گئے ہیں۔ ہاؤلین کے پہاڑی علاقے میں کئی مکانات سیلابی پانی کی نذر ہوگئے۔ امدادی کارکنوں نے کیچڑ سے بارہ لاشیں نکالیں۔ دو افسر اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی کار مٹی میں دھنس گئی۔ طوفان کی رفتار ڈیڑھ سو کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔

امریکی ایجنڈے پر کام شروع۔ امریکہ گزشتہ ایک سال سے افغانستان میں طالبان حکومت کے خاتمہ کے لئے ایک نیا عالمی اتحاد تشکیل دے رہا ہے۔ جس کے ذریعہ اسامہ بن لادن کے خطرہ کو کم کرنا اور پاکستان کو طالبان کی حمایت سے روکنے کے لئے دباؤ ڈالا جانا ہے۔ اس اتحاد میں افغانستان کے بعض ہمسایہ ممالک کے علاوہ گروپ 8، یورپی یونین اور مشرقی ایشیا کے ممالک شامل ہیں۔

باغیوں سے مذاکرات ختم کرنے کا اعلان۔ سری لنکا کی حکومت نے تامل باغیوں کے ساتھ امن مذاکرات ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ اعلان کیا ہے کہ حالیہ حملے کے بعد ایل ٹی ٹی ای سے پابندی اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چین میں کوئلہ کی کان میں سیلاب۔ جنوبی چین کے ایک صوبے گیانگی میں کوئلے کی کان زیر آب آنے سے تقریباً 200 سے زائد افراد ہلاک ہوگئے۔

اعلان داخلہ برائے فرسٹ ایئر کلاس

فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نیشنل کالج ربوہ میں ICS اور Stat, Math, Eco - F.Sc. اور Math کے Combinations کے Phy, Stat کے ساتھ داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ 20 اگست ہے۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتری اوقات میں کالج ہذا کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

داخلہ وانٹرویو کا شیڈول

(1) ICS-21 اگست بروز منگل صبح 9-00 بجے طالبات۔ صبح 11-00 بجے طلباء

(2) F.Sc-22 اگست بروز بدھ صبح 9-00 بجے طالبات۔ صبح 11-00 بجے طلباء۔

کلاسز کا آغاز یکم ستمبر 2001ء سے ہوگا۔

اگر آپ ریگولر کلاسز کے ساتھ ساتھ اپنی شخصیت کی مجموعی تعمیر اور انگلش بولنے میں مہارت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ٹیوشن کے اضافی بوجھ سے بچنا چاہتے ہیں تو نیشنل کالج کا انتخاب کیجئے۔ نیز 650 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو فیس میں 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔

نیشنل کالج

23۔ شکور پارک ربوہ۔ فون 212034

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 31 جولائی گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 21 زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ یکم اگست- غروب آفتاب: 7-08

☆ جمعرات 2-اگست- طلوع فجر: 3-49

☆ جمعرات 2-اگست طلوع آفتاب: 5-21

صنعتی مزدوروں کی اجرتیں آج سے بڑھ جائیں گی- صدر پاکستان جنرل مشرف نے اعلان کیا ہے کہ ورکروں کی کم سے کم اجرت میں آج یکم اگست 2001ء سے اضافہ کر دیا جائے گا- نئی کم سے کم اجرت کا اعلان وفاقی وزیر محنت عمر اصغر خان کریں گے- اولڈ ایج بینیفٹ (بڑھاپے) کی پنشن بڑھا کر 700 روپے ماہانہ کر دی گئی ہے-

وزارت دفاع کے ڈائریکٹر ریسرچ قتل

کراچی میں دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے وزارت دفاع کے ڈائریکٹر لیبارٹریز اینڈ ریسرچ 50 سالہ سید ظفر حسین کو ہلاک کر دیا- وہ پی این ایس شفا میں واقع اپنے دفتر جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ مسلح افراد نے ان پر کار میں سوار ہوتے ہوئے ٹی ٹی پستول سے فائرنگ کی جس سے تین گولیاں ان کے سر پر لگیں اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے-

چھ لیبر قوانین جلد نافذ ہوں گے- وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت و اوورسیز پاکستانیز عمر اصغر خان نے اعلان کیا ہے کہ تمام موجودہ لیبر لاز کو جمع کر کے چھ جدید جامع لیبر قوانین عنقریب نافذ کئے جائیں گے- وہ اسلام آباد میں سہ فریقی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے- انہوں نے کہا ورکرز اینڈ ایمپلائنز کونسل ملک میں صنعتی تعلقات کو خوشگوار بنائے گی اور اس کے دائرے کو وسعت دے گی- انہوں نے مزید کہا کہ جبری مشقت کے خلاف قومی ایکشن پلان کو حتمی شکل دے گئی ہے- محنت کشوں کے بچوں کی تعلیم، صحت اور پنشن کی سہولتیں بڑھا دی جائیں گی-

کانجو کا قتل افسوسناک ہے- گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ صوبے میں امن و امان کے لئے سخت اقدامات کئے گئے ہیں- سابق وزیر مملکت امور خارجہ صدیق کانجو کے قتل کا واقعہ بڑا افسوسناک ہے، اس میں تخریب کاری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا-

کرسٹینا کا واہگہ سے پاکستان آنا تاریخی واقعہ ہے- جنوبی ایشیا کے لئے امریکی نائب وزیر خارجہ کرسٹینا روکا کی واہگہ سرحد کے راستے پاکستان میں آمد پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے بتایا ہے کہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے- اس دورے کی اہمیت یہ بھی ہے کہ صدر بش کے عہدہ صدارت سنبھالنے کے بعد کسی سینئر امریکی اہلکار کا یہ پاکستان کا پہلا دورہ ہے، یہاں وہ تین دن قیام کریں گی- امریکی نائب وزیر خارجہ پاکستانی حکام سے مذاکرات میں آگرہ کانفرنس، ایٹمی امور اور جہادی تنظیموں کے بارے میں بات چیت کریں گی-

سرکاری اداروں میں بدعنوانیوں کی تحقیقات شروع- قومی احتساب بیورو کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول نے کہا ہے کہ نیب نے اپنی حکمت عملی کے دوسرے مرحلہ کا آغاز کر دیا ہے جس کے تحت سرکاری اداروں سے بدعنوانی کا خاتمہ کیا جا رہا ہے- اس مقصد کے لئے پاکستان سٹیل ملز، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن، وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل، کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی، سٹیٹ آئل، آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن، مالیاتی و شہری اداروں سمیت مختلف سرکاری محکموں میں بدعنوانی کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں-

گورنر پنجاب سے کرسٹینا روکا کی ملاقات

پاکستان کے دورے پر آئی ہوئی امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کرسٹینا روکا نے گورنر پنجاب محمد صفدر سے گورنر ہاؤس لاہور میں ملاقات کی- اس موقع پر لاہور میں تعینات امریکی پرنسپل آفیسر شیلڈرن ریپوپورٹ بھی موجود تھے، معزز مہمانوں کو گورنر نے حکومت پنجاب کی کارکردگی اور بلدیاتی الیکشن کے بارے میں بتایا- ملاقات کے بعد کرسٹینا اسلام آباد چلی گئیں جہاں صدر پاکستان کے علاوہ وزرائے خارجہ، داخلہ اور وزیر خزانہ سے بھی ملاقات کریں گی-

امن و امان کے لئے فوجی دستے طلب کئے جا سکیں گے- پنجاب بھر میں سیکیورٹی انتہائی سخت کر دی گئی ہے تاکہ 2- اگست کو صوبے میں ضلعی و تحصیل ناظموں کے پرامن شفاف اور غیر جانبدارانہ انتخابات کو یقینی بنایا جا سکے- پولیس ذرائع نے بتایا کہ آئی جی پنجاب نے ڈویژنل اور ضلعی پولیس کو پولنگ سٹیشنوں اور حساس علاقوں کے گرد گشت بڑھانے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ انتخاب میں امن و امان کے لئے فوجی دستے بھی طلب کئے جا سکیں گے-

ہنجروال میں امام مسجد قتل- تھانہ ہنجروال کے علاقہ جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ میں ایک مسجد کے امام سید رضوان زیدی کو نامعلوم دہشت گردوں نے قتل کر دیا اور موٹر سائیکل پر فرار ہو گئے- سید رضوان زیدی اپنی دکان پر بیٹھے تھے کہ حملہ آور فائرنگ کر کے فرار ہوئے- واقعہ کے خلاف سینکڑوں افراد نے ملتان روڈ پر جلوس نکالا اور ٹریفک بلاک کر دی-

پنجاب کے 9 اضلاع اور 38 تحصیلوں میں ون ٹو ون مقابلے- پنجاب میں ضلعی حکومتوں کے انتخابات کے فائنل راؤنڈ میں 9 اضلاع اور 38 تحصیلوں میں ڈسٹرکٹ و تحصیل ناظمین اور نائب ناظمین کے لئے ون ٹو ون مقابلے ہوں گے- جس سے ان اضلاع اور تحصیلوں میں 51 فیصد ووٹ لینے والے امیدوار ڈسٹرکٹ و تحصیل کے ناظم اور نائب ناظم منتخب ہو جائیں گے- جبکہ دیگر اضلاع اور تحصیلوں میں 51 فیصد سے کم ووٹ لینے والے امیدواروں کا دوبارہ انتخاب ہو گا-

نکاح کے بارے میں ہائی کورٹ کا فیصلہ-

لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر عاقل و بالغ لڑکی اور لڑکا عدالت کے روبرو نکاح کا اقرار کر لیں تو اسے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے- اس کے علاوہ گواہ منحرف ہو جائیں یا میسر نہ ہوں تو نکاح کو مسترد نہیں کیا جا سکتا-

سندھ میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن کی تیاری- وفاقی حکومت نے حیدر آباد اور کراچی میں دہشت گردوں کی بیخ کنی کے لئے سخت ہدایات جاری کر دی ہیں اور آئندہ دنوں میں ہتھیاروں کی برآمدگی اور فرقہ وارانہ اور لسانی تنظیموں کی آڑ میں دہشت گردی کرنے والے افراد کی بڑے پیمانے پر گرفتاریوں کے لئے اچانک چھاپے مارے جائیں گے-

ہر شخص کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتے- گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ملک میں حالیہ دہشت گردی اور قتل و غارت کے واقعات انتہائی افسوسناک ہیں- حکومت ان کے خاتمہ کے لئے موثر اقدامات کر رہی ہے- بلدیاتی انتخابات کے دوران حتی الامکان سیکیورٹی کے انتظامات کر رہے ہیں- مگر محدود وسائل اور پولیس کم ہونے کی بدولت ہر شخص کی حفاظت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کے ساتھ پولیس لگا سکتے ہیں-

آجر اور اجیر دونوں کا خیال رکھیں گے- وفاقی وزیر محنت نے کہا ہے کہ نئے لیبر قوانین کا نفاذ جلد عمل میں لایا جائے گا- غیر منظم شعبہ کے محنت کشوں کو سیلف انشورنس کا حق دیا جائے گا- محنت کشوں کو ہنر مند اور تربیت یافتہ بنانے کے لئے حکمت عملی تیار کی جا رہی ہے- انہوں نے ان خیالات کا اظہار اسلام آباد میں پاکستان سہ فریقی لیبر کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کے دوران کیا-

کئی وفاقی اداروں نے سندھ کے اربوں روپے دبا لئے- وزارت دفاع، مسلح افواج اور متعدد دیگر اداروں سمیت وفاقی حکام نے صوبہ سندھ کو اس کی منتقلی اراضی کی فروخت کرنے کے واجب الادا 60 بلین روپے ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے-

اکسیر بلڈ پریشر

تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

✆ 04524-212434 Fax: 213966

☆ **خوشخبری** ☆

I- ربوہ میں پہلی بار خالص کنولہ کوکنگ آئل کا ڈپو

II- خوش ذائقہ و زود ہضم اور کولیسٹرول سے پاک- بلڈ پریشر اور دل کے مریضوں کے لئے نایاب تحفہ

قیمت صرف -/46 روپے فی لیٹر

رابطہ: سمیع اللہ باجوہ - عمر مارکیٹ نزد روف بڈ پو ربوہ

فون نمبر 212297-PP

درختوں کی دیکھ بھال کے لئے ضرورت ہے

ایک محنتی نوجوان یا سابقہ ملٹری مین جو ضلع سیالکوٹ کے ایک چھوٹے زرعی فارم پر کام کر سکے- مناسب تنخواہ کے علاوہ عمدہ رہائش، بجلی، پانی کی سہولت-

رابطہ: - ایم - اے ملک

P.O.Box No.2558 لاہور

اکسیر معدہ

سترہ جڑی بوٹیوں کا مرکب ہاضمہ کا بہترین چورن

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

آسامیاں خالی ہیں

1- سیلز مین 10 آدمی عمر 25 تا 35 سال ہو

2 - اکاؤنٹنٹ 2 آدمی عمر 25 تا 35 سال ہو

3- سپروائزر کسی صنعتی ادارے کا تجربہ کار ہو عمر 25 تا 35 سال ہو

4 - ڈرائیور تعلیم میٹرک عمر 25 تا 35 سال ہو-

انٹرویو کے لئے اتوار کے علاوہ کسی بھی دن ایک بجے کے بعد تشریف لائیں-

پتہ: **میاں بھائی** (پٹہ کمانی فیکٹری) گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514 فیکس 7932517

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61